اور ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بمعنی بریدن ہے اور اقتضاب شعر
وسخن برسبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اوسکا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو
مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اسواسطے کہ رکن مقتضب کے
مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور
بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ ہم و
مجتث از بن برکندہ باشد وگویند بآن سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز
برکندہ اند و مرا تصور چنان ہست کہ مقتضب و مجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند
کہ عرب جز مجزو مستعمل نداشتہ اند گوئی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آخر از بن
برکندہ اندت اور مجتث بمعنی از بن برکندہ ہے اور کہتے ہین یہہ بحر خفیف سے
برکندہ ہوئی ہے یعنی نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو
فاعلاتن کے ہے اور مجتث مین مقدم دونون پر اور مجکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب
اور مجتث کے اس جہت سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب انکو سوا مجزو کے نہین کہتے
پس گویا اصل سے مجزو کو بریدہ کیا ہے ہم و متقارب را از جہت تقارب اجزا و کوتاہی
ارکان متقارب گفتہ اند و غریب را از جہت قلت استعمال و رکض الخیل راندن اسپ با
بپائی کہ بر پہلوی او بجنبانند و این بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او
بہ تکلف است و بحر را از جہت اشتمال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اقتضای
وسعت و تعمق کندت اور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب
کہا ہے اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہر
دو قدم سے کہ اوسکے پہلو پر لاتین یعنی مضمار ماریں اور اس بحر کا اسواسطے یہ نام رکھا ہے
کہ روانی اوسکی بہ تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان
بسیار پر اور معنی بحر کے مقتضی وسعت و تعمق ہین ہم و بہرامی و غیر او از عروضیان
گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ در میان خیمہ باشد و ضرب دامنہای خیمہ باشد و من این
تفسیر در کتب لغت نیافتہ ام و چنان پندارم کہ عروض را باین سبب باین اسم گفتہ اند

که معارض ضرب بست یعنی متقابل او یا ازان جهت که عروض راه وسمت راه باشد وضرب را متقابل بود
ازان جهت باین اسم خوانده اند که اوزان سبب ضربها مختلف شود چه ضرب وصنف
یکی باشد ت اور بہرامی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ
اور ضرب دامن خیمے کے ہین اور مینے یہہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا
جانتا ہون کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارض اور متقابل ضرب
کے ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ اور
سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اوسکی مختلف ہوتی ہین
کسواسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونون بمعنی قسم ہم واین علم را باین سبب
عروض خوانند که مشتمل است بر معارضه کردن شعر با اصول وارکان او ت اور اس
علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھہ اصول
اور ارکان کے اور اس جہت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض
نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد مکہ معظمہ مین باین علم ملہم ہوا لہذا اوہی نام اس
علم کا رکھا یا اس جہت سے کہ عروض بمعنی راہ دشوار گذار ہے کوہ مین اور اس علم سے
بھی بدشواری راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت
لکھے ہین هم ومجزو را یعنی جزوی بیفگنده باشد ومشطور را شطری یعنی نصفی بیفگنده و
منہوک ازلاغری بگداخته ت اور مجزو کا نام مجزو اسواسطے رکھا کہ مجزو اوسکو کہتے ہین
جسکا ایک جزو گر گیا ہو اور مشطور کا نام اسواسطے مشطور رکھا کہ مشطور اوسکو کہتے ہین
جسمین نصف گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسواسطے کہتے ہین
کہ منہوک بمعنی ازلاغری بگداخته ہے یعنی ثلث بیت هم واما القاب تغیرات خبن
فراشکستن جامه باشد وبدوختن موضع شکسته تا کوتاه شود ومخبون را ازینجا گرفته اند
وطی درنوردیدن بود وقبض فراهم گرفتن وکف باز داشتن ت واما القاب تغیرات
خبن فراشکستن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تا کوتاہ ہو جاے [illegible]
اور مخبون کو یہین سے لیا ہے اور طی لپیٹنا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب م و اضمار باریک میان و سبک کردن چہار پایان
و عصب پی سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب ازینجا
گرفته اند ت اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چارپایون کا اور منتخب مین معنی
در دل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی پی سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی سے
اور معصوب ہین سے لیا ہے ح قوله معصوب ازینجا گرفته اند بل معصوب بمعنے
بسیار گرسنه است کما فی القاموس المعصوب الجائع جدا و ممکن است که از عصب بمعنی
(بہت گرسنہ ۱۲)
پیچیدن باشد تم کلامه معلوم ہو کہ تعصیب کو معنی باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب
اوس سے محقق علیه الرحمه نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنی پیچیدن ہو معنی داغ
کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہاے درخت و ریختن برگہای درخت
بضرب چوب وغیرہ و سخت بستن رانہای شتر مادہ وقت دوشیدن شیر و خشک
شدن آب در دہان وغیرہ بھی ہین کذا فی المنتخب م و موقوف از وقف گرفته اند
و مکشوف را از کشف که چون حرفی از آخر بیفگنند مانند آنست که برہنه شده باشد ت
اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن و وا داشتن ہو منتخب سے
اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا مین مانند برہنه ہونیکے ہو
ح قوله برہنه شده باشد ظاہرا این کلام دلالت برین معنی دارد که این لفظ بشین معجمه ست
لیکن علامه زمخشری در کشاف و قسطلاس و فیروزآبادی در قاموس و سکاکی در مفتاح آورده اند
که صحیح بسین مهمله ست و بشین معجمه تصحیف ست تم کلامه ظاہر ہے کہ یہ دو لغت ہین
(ننگا کیا ہوا ۱۲)
ایک کشف بشین معجمه بمعنی برہنه کردن اور دوسرا کسف بسین مهمله بمعنی بریدن و پاره پاره
کردن جامه لہذا عروضیون مین کسی نے مکشوف بشین معجمه اور کسی نے مکسوف بسین
مهمله لکھا ہے کہ دونون مناسب مقام ہین اور دونون لغت منتخب سے ہیں م و مقصور
کوتاه کرده شده و مقطوع بریده اندام و محذوف بعضے از وی بیفگنده و احذ و ابتر
دنبال بریده ت مقصور کوتاه کیا گیا مقطوع بریده اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے
ہوا ہو محذوف یعنی گرا ہوا یعنی جس سے کوئی جزو گر گیا ہو احذ و ابتر دنبال بریده جسکو

ودم کٹا کہتے ہیں ح قولہ ونبال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ اجذ و ابتر ہر دو
معنی مذکور وارد حال آنکہ معنی اجذ فی الجملہ مخالف از معنی مذکور دارد چہ اجذ بمعنی خفیف اللحیۃ است
جوہری گوید بعیر اجذ وناقۃ جذاء ہی التی خفت ریش ذنبہا یعنی آنکہ موی دمش کمتر باشد
تم کلام معلوم ہو کہ جذ بالفتح والتشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور جذذ بالتحریک
کوتاہی دم کی ودم شتر وجز آن ہے منتخب سے اور نیز بفتحتین بریدہ دم شدن ہے یہ بھی
منتخب سے فنال ھم واصلم بریدہ گوش بر کندہ واشعث پراگندہ کردہ یا فروگذاشتہ ت
اصلم جسکے دونون کان اوکھاڑ لیے ہون اور اشعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا ام
واثلم رخنہ شدہ واخرم دیوار بینی بریدہ واسبغ تمام ودراز کردہ ونذال دامن دراز کردہ
یا فروگذاشتہ ومرفل بزرگ کردہ ودامن کشادہ کردہ ومشکول چہار پا دست ویا بستہ
بشکال ومخبول عقل یا اعضا تباہ شدہ ومعقول شتر زانو بستہ بعقال ومنقوص ناقص کردہ
ومقطوف خراشیدہ ویا میوہ از درخت چیدہ وموقوص گردن شکستہ ومخزول بریدہ
واثرم دندان بیفتادہ واشتر پلک چشم بازگردیدہ واخرب گوش شگافتہ واعضب گوسپندی
کہ سرون اندرونی او شکستہ باشد ونیز گوسفندی را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد
واقصم گوسفندی را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد ومردی را نیز گویند
کہ دندان پیشین او از نیمہ شکستہ باشد واجم آن گوسپندی کہ سرون ندارد واعقص
سرون برہم یا برگوش پیچیدہ واخزم رسن در بینی کردہ ت اور اثلم سوراخدار اور اخرم
نکٹا اور سبغ بڑھایا ہوا اور مذال دامن دراز یا لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن
کشادہ کیا ہوا اور مشکول چارپایہ ہاتھ پاون بندھا ہوا رسن سے مخبول جسکی عقل یا
اعضا تباہ ہوئے ہون اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانو بندھے ہوئے ہون رسن سے
اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہوا یا میوہ درخت سے چنا ہوا اور
موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے دانت
گر گئے ہون اور اشتر پلک چشم کھلا ہوا یعنی جسکی پلکین کھلی ہوئی ہون اور اخرب کن کٹا
اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے چھپی معلی ہوا اور وہ گوسفند جسکی ایک شاخ

شکستہ ہو اور اقصم وہ گوسفند کہ شاخ بیرون اوسکی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اوس
مرد کو بھی کہتے ہین جسکے دندان پیشین ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گوسفند جو شاخ
نرکھتی ہو اور اعقص جسکا شاخ لپٹی ہوئی یا شاخ کان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جسکی
ناک مین رسی ڈالی ہو م و خلیل بیشتر ازین القاب بملاحظہ احوال تغیرات نہادہ است
کہ لقب ہر علت کہ خاص باوایل مصرعہاست از علتہاے مقدم چارپای گرفتہ و آنچہ
خاص باواخر ست از علتہای موخر و آنچہ عام ست از آنچہ خاص بموضعی نباشد ت
اور خلیل نے بیشتر یہ القاب بملاحظہ احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اوس علت کا
جو خاص باوائل مصاریع ہے علت ہای مقدم بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب
اوس علت کا جو خاص باواخر مصاریع ہے موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب
اوس علت کا جو عام ہے اوس سے لیا ہے جو کسی موضع مین خاص نہین ہے م
و ہمچنین اعرج لنگ و مدروس کہنہ و ناپیدا و ملموس ناپدید و سترده و ازل ناقص سرین
یُقَالُ زَلَّتِ الدَّرَاہِمُ تَزِلُّ زَلًّا ای نقصت فی الوزن و الازل الخفیف الورکین ت
اور اسیطرح اعرج بمعنی لنگ ہے اور مدروس بمعنی کہنہ اور ناپید اور ملموس بمعنی ناپدید
اور سترده اور ازل ناقص سرین جسکے سرین ناقص ہون کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوی
درہم وزن مین حق ناقص ہونے کا ای نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین کو
کہتے ہین ورکین دونون سرین م و مجبوب بریده و خصی کرده باشد ت و مجبوب
کٹا ہوا اور خصی کیا ہوا ہے م و ہمچنین معاقبہ بر عقب یکدیگر آمدن باشد و مراقبہ یکدیگر را
نگاه داشتن و رقیب و ہر منزلی از منازل قمر منزلی باشد کہ چون از ہر دو یکی طلوع کند
دیگر غروب کند واللہ اعلم ت اور اسیطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے آنا اور
مراقبہ ایک دوسرے کو نگاه رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وہ طلوع
کرتا ہے ایک طرف مقابل مین اوسکے دوسرے منزل مین غروب کرتا ہے دوسری
طرف یعنی مشرق اور مغرب واللہ اعلم م **فصل دہم** در بیان فائده و منفعت علم عروض
بیان آنکہ ہرچند بصدر کتاب لائق تر باشد اما چون فہمش بر مبتدی دشوار تواند بود

تاخیرش مصلحت بود و ازین جہت در تناسب خللے نیفتد چہ فائدہ ہر چیزے کہ بوجہی
غرض و غایت آن چیز است ہمچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد **ت** فصل سوین
بیان فائدہ علم عروض مین بیان اسکا ہر چند صدر کتاب مین لائق تر تہا لیکن جو فہم
مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اوسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچہہ خلل نہین ہے
اسواسطے کہ فائدہ ایک شئے کا کہ غایت اوس شئے کا ہے جیسا کہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بہی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان
خالی مناسبت سے نہین ہے **ھ** و منکرین فائدہ این علم گویند ادراک وزن بذوق تواند بود
و صاحب ذوق از عروض مستغنی باشد و عادتش را بوسیلۂ عروض از شعر حظ تا حدی بود
پس عروض را فائدہ زیادت نباشد **ت** اور منکر فائدہ علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک
وزن کا متعلق بذوق سے ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکی عادت
اور قاعدہ کو یعنی ناواقف ذوق کو بوسیلہ عروض شعر سے حظ یعنی مزہ ایک حد تک ہوتا ہے
یعنی حاصل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائدہ نہین ہے **ھ** و بدانکہ اکثر [illegible] مقدمات
نامسلم ہست و وجہ [illegible] اینجا در فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائدہ این علم از
چہار وجہ است **ت** اور معلوم کرو کہ اکثر یہ مقدمے یعنی اقوال منکرین نامسلم ہین اور
وجہ اسکی جو اس فصل مین لکہی جاوے گی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائدہ اس علم کا چار
وجہون سے ہے **ھ** اول آنکہ احاطہ ہمہ اوزان و احصای آن و وجوہ مناسبت و مخالفت
اوزان با یکدیگر و تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ در آنکہ علم مشتمل بر آن است از ذوق
حاصل نتواند شد و از صناعت حاصل آید و مثال این چنان بود کہ بیجا سہ ذوق ادراک
شیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد و ترکیب آن چگونہ کنند
و صلاح و فساد ہر یک از چہ باشد بیجا سہ ذوق ممکن نگردد **ت** اول وہ کہ احاطہ
سب وزنون کا اور حصر اور شمار اونکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی با
یکدیگر اور تصرفات پسندیدہ اور ناپسندیدہ کہ یہ علم مشتمل ہے اوسپر ذوق سے حاصل
نہین ہو سکتا اور صناعت یعنی فن عروض سے حاصل ہو سکتا ہے مثال اوسکی جیسے

کہ حس ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اوسکی ترکیب کی ادراک اوسکی صلاح اور فساد کی حس ذوق سے ممکن نہین ھم دوم آنکہ شعرہای کہ بوزن غیر متداول باشد و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن آن عاجز شود تا بمعرفت ہنر و عیب آن چہ رسد و صاحب صناعت را در حال بران وقوف افتد ت وجہ دوسری یہ ہے کہ وہ شعر کہ بروزن غیر متداول اور نامستعمل ہین اور تناسب اونکا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور اوس سے واقف ہوجاتا ہے ھم سوم آنکہ تمیز میان اوزان متقارب اکثر احوال بر اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی چنین بود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست بیت عاقل از عیش تلخ حازم گردد ٭ باشد ایمن ہر آنکہ غافل گردد ٭ اگر لام عاقل را تحریک نکنند و ہمزہ اظہار کنند وزن ترانہ باشد از ہزج و اگر تحریک کنند با اظہار ہمزہ منسرح باشد و اگر ہمزہ در لفظ نیارند خفیف باشد و ہمچنین قیاس در مصراع دوم ت وجہ تیسری یہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور اگر دریافت کرتا ہے اوسکے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھہ مشکل نہین ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقوم متن ہے اوس مین حازم بمعنی ہوشیار ہے حزم سے پس اگر لام عاقل کو تحریک نکرین اور ہمزہ کو اظہار کرین وزن ترانے کا ہو ہزج سے یعنی بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو تحریک کرین ساتھہ اظہار ہمزہ کی منسرح ہو یعنی بروزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزہ کو تلفظ مین نلائین خفیف ہو یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے مصرع دوم کی ھم و مثال دیگر از تازی این بیت ست شعر قد کاد تقلبنی ان یزل بسحرہ ٭ وتفاہ من کان انقلوب بامرہ ٭ مصرع اول محتمل است کہ از طویل باشد و از ملبود و محتمل است کہ از کامل باشد و چون بمصرع دوم آیند اگر وتفاہ مخفف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ طویل است اور مثال دوسری تازی مین یہہ ہے جیسا کہ شعر مرقومہ متن
معنی اوسکے یہہ ہین تحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اوسکے جادو کے
پس نگاہ رکھا اوسکو اوسنے کہ قلوب سب کے اوسکے حکم مین ہین یعنی خدا یتعالے نے
مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہو اور اثلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن اور
محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پر آئین
اگر وتاہ کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ع ویکی از
افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنای بیان مسئلہ چند عروض خواستہ است کہ این بیت را
تقطیع کند شعر ذری یومنا ویوم بنی التیم * اذا التفّت صفیقہ یقدمہ * گفتہ است
از منسرح ست و اصل منسرح مستفعلن فاعلات مستفعلن مسدس واو در مفاعلن کہ از مستفعلن مخبون است. خرم کردہ
فاعلن شدہ و این جائز و رکن اول کہ مستفعلن بود مخبون مفاعلن شدہ و ازین غافل بودہ کہ اینجا
اسقاط میم روا نبود چہ خرم در وتد بود و این میم جزوی از سبب است و فاعلن بہیچ وجہ از فروع
مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت فمن رامی بودی چنان بودی کہ او گفتہ اما چون برین وجہ است
از بحر خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر از ان ست کہ امثال اینمعنی بر وی پوشیدہ ماند
الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت عروض ممارست تمام نداشتہ سہوی چنین کردہ است اور ایک
شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین متبحر تھا اثنای بیان مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے
جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کس نے دیکھا ہے روز جنگ میرا اور بنی تیم کا جسوقت کہ گرمی اوس کی
پیش آئی اوسکو اور کہا کہ منسرح سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مستفعلن مستفعلن فاعلات
مستفعلن اور رکن اول کہ مستفعلن تھا مخبون مفاعلن ہوا اور مخرم فاعلن اور اس سے
غافل تھا کہ اس جگہہ اسقاط میم مفاعلن روا نہین ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے
اور یہہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہ سے فروع مستفعلن سے نہین ہو سکتا
اگر اول بیت فمن رامی بروزن مفاعلن ہوتا اوسکا کہنا ٹھیک ہوتا اسواسطے کہ
خبن اس جگہہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت من رای بروزن فاعلن ہے

بحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور خبن
اس مین سب جگہہ جائز ہے ع یعنی فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلن
تم کلامہ فاعل اور وہ فاصل بزرگ اوس سے ہے کہ ایسے معنی اوسپر پوشیدہ رہین
مگر یہہ کہ اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض مین مہارت تمام رکھتا تھا سہو ایسا کیا
ہم دمن یکی از آزادان دیدم کہ قصیدہ دراز بر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت درمیانہ
بروزن سوم افتادہ خواستم کہ او را واقف دہم چون در صناعت بصیرتے نداشت ادراک
نیکرد تا بعد از مدتی کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد وآن این ست **شعر**
تَحَمَّلَ جِیرَانِی ثُمَالِی جِیرَانُ * وَبَانَ رُقَادِی لَا یُعَرِّجُ اِذْ بَانُوا * مَتَی تَلْتَقِی اَمَّا مَنَازِلُ
اَہْلِہَا * فَبُصْرَی وَاَمَّا مَنْزِلِی فَعُمَانُ * و بعد ازان باضمان گردت اور مین نے ایک
شخص کو ادیبون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض مقبوض
یعنی مفاعلن اور ضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک درمیان کی بیت وزن سوم طویل مین
واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فعولن چاہا مینے کہ اوسکو آگاہ کرون
چونکہ صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا ادراک نکرتا تھا یہانتک کہ بعد ایک مدت کے کہ
بسبب ذوق کے دریافت کیا اوس بیت کی اصلاح کی بیت مرقومہ متن مین معنی اوسکے
یہہ ہین کہ تحمل باندہا میری ہمسایون نے پس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا
خواب میرا کہ رجوع نہین کرتا ہے جسوقت سے جدا ہوئے ہین ہمسائی کب ملاقات کروگی تجہکو
مین اونکی لیکن منازل اونکی اہل کے بصری مین ہین وا اما منزل میری پس عمان ہے
مصرع اول بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول
مفاعیلن فعول مفاعلن ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے
مصرع رابع بروزن فعولن مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اوسکے بجاے فعمان فعمان
بنایا تا ضرب مصراع اخیر کی مفاعیلن ہوئی شبہہ ہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور
یہان عروض بیت اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصرع مین ہے

اور مصرع مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے ھ چہارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز
میان نظم و نثر جز عروض نبود و این فائدہ تمام ست با آنکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را
در مبدء فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکۂ عروض اورا اکتساب ذوقی حاصل شود و
این معنی در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم واللہ ولی
التوفیق **ت** وجہ چوتھی یہہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان
نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا
یہہ ہے کہ اگر کسیکو ابتدا سے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض اسکو
ذوق حاصل ہو جاوے اور ملکہ بمعنی کیفیت راسخہ ہے اور یہہ بات مینے اپنی ذات مین
مشاہدہ کی ہے یہہ ہے تمامی سخن کی عروض مین واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق

م فن دوم در علم قافیہ و آن دہ فصل ست فصل اول در حد قافیہ و اقسام
آن اسم قافیہ باشد کہ بر تتمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند
و آن بطریق توسع و مجاز باشد **ت** اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے اوسکو کبھی اواخر
ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر [illegible]
قافیہ ہے اور یہہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر
جیسے اطلاق کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیا ولی اللہ پر
یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہہ قافیہ ہے
اور یہہ کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون دو بیتونکے
ظاہر نہین ہوتا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے بمعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت ہے
یا شاعر پیروی اوسکی کرتا ہے اور بنا نظم کی اوسپر ہے اور تتمہ آخر ہر چیز [illegible] ست
ھم و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند و آن از جہت اشتمال آن
کلمات باشد بر قافیہ **ت** اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین
قافیہ کہتے ہین کسواسطے کہ اون کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر
کے اونمین را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر تمامہا اواخر ابیات مین

قافیہ مین یہی ہے مذہب اخفش کا ھم و باشد کہ یکحرف را کہ اصل قافیہ باشد و آن را
حرف روی خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ت اور کبھی ایک حرف کو
کہ اصل قافیہ ہے اور اوسکو روی کہتے ہین جیسا کہ بعد اسکے کہا جاوے گا قافیہ کہتے ہین
یہہ مذہب ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہانتک
باب قافیہ مین تین مذہب ہوئے ایک یہہ کہ مثلاً اختر اور گوہر مین حرف روے
قافیہ ہے دوسرا یہہ کہ مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب شمول حرف روے کے
ہے تیسرا یہہ کہ مجموع یہہ دونون قافیہ ہین اور اخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین
بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے ھم و خلیل و قومی از علمای عرب از نظر
دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروف
از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفی ساکن کہ برو مقدم بود با حرکتی کہ پیش از ساکن
مقدم بود مثلاً در صاحبا و کاتبا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان الفان است و حرکت
آن دو حرف و حرکت صاد یا کاف ت اور خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے
نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف
ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اوس
حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف ساکن
اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان ان دو الفون کے ہین اور حرکتین اونکی اور
حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے ح با حرکتی کہ
پیش ازان ہست آہ و درین کلام صریح است درینمعنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج
از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
کہ آن حرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر حرف
فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخزرجی من المتحرک قبل
الساکنین الی انتہا تم کلامہ ظاہر ہے کہ جب حرکت داخل ہوی وہ حرف کہ جسپر یہہ حرکت ہے
خارج نہین ہوسکتا اس حرکت ہمکو دونون تمام ملزوم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

اوسکی ہے کہ حرکت بیحرف نہین ہوتی ھم واگر در آخر بیت مثل کار دو ساکن بود قافیہ مجموع آن
دو ساکن وحرکت ماقبل ایشان با شدت اور اگر آخر بیت دو ساکن ہون قافیہ مجموع وہ
دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دو ساکنون کی ہے ھم بنا برین التعریف قوافی را قسمت
کردہ اند بر پنج قسم وہر یک را لقبی نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن آخر خالی نبود
ازانکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا ہیچ متحرک نبود و ہیچ قسم دیگر
غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند و دوم را متراکب و سوم را متدارک
و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف ولفظ سبکرف مشتمل بر حروف اوائل این القاب ست اور بجہت
اس تعریف اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر
کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الالہ فخرین کہ بعد
الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے ہا اور فا اور جیم اور با چارون متحرک ہین یا تین متحرک
ہونگے جیسے المؤنث نزل مین کہ بعد واو ساکن کے تا اور نون اور زای معجمہ تینون متحرک ہین
یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جذع مین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال معجمہ دونون متحرک
ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل مین درصورت سکون آخر بعد الف ساکن کے
ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہوگا جیساکہ حال وقال مین بسکون آخر اول کو متکاوس
کہتے ہین اور تکاوس بمعنی انبوہ کردن ہے منتخب سے اور دوسرے کو متراکب کہتے ہین
اور تراکب بمعنی در ہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہین اور تدارک
بمعنی دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنی پی درپی شدن ہے
غیاث سے اور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف بمعنی درپس یکدیگر نشستن ہے
منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے اور ممکن نہین ہے کسواسطے کہ زبانی مین
چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے آتا ہے
جیسے مفتعلن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سبکرف مین حروف آخر ان القاب سے کے
شامل ہین یعنے سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی
اور فے مترادف کی ھم وبدانکہ درین تعریف وقسمت نظری بجہت چہ باشد کہ متناول این

تعریف مشتمل شود بر آنچہ در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند **شعر** قَدْ جَبَرَ الدِّینَ الْاِلٰہُ فَجَبَرْ ٭ بموجب تعریف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را و حرکت ما قبل او بیش معتبر نیست و ہمچنین درین بیت کہ گفتہ اند **شعر** لَا عَارَ بِالْمَوْتِ نَزَلْ ٭ قافیہ بموجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت آخرین باشد و درین بیت **شعر** یَا لَیْتَنِیْ فِیْہَا جَذَعْ ٭ مجموع چہار حرف و سہ حرکت آخرین باشد و نہ چنان است چہ در ہر یک یکحرف و یکحرکت بیش معتبر نیست اور معلوم ہو کہ اس تعریف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اسواسطے کہ جو چیز کہ قافیے مین معتبر نہین ہے وہ بھی اس تعریف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین بتحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی دونون طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چھہ حرف یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور راے ساکن جو آخرین ہے اور پانچ حرکتین یعنی حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنی یہہ مجموع چھہ حرف اور پانچ حرکتین اس جگہہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ما قبل قافیے مین معتبر ہے اور پس کسواسطے کہ قصیدے مین قافیہ فَجَبَرْ کا نظیر ہوگا نہ لاہ فجبر و شاہ فطرح یعنی از حرکت ہمزۂ الہ تا حرکت بای فجبر تم کلامہ فتامل اور اسیطرح بیت ثانی جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ نہین ہے ننگ موت سے کہ موت آنے والی ہے پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی واو اور تا اور نون اور زا اور لام آور چار حرکتین یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت نون اور حرکت زا معجمہ ہے اور اسیطرح بیت ثالث مین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کاشکے ہوتا مین اوس وقت مین جوان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوئی پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیہا مین ہے اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال معجمہ کی اور ایسا نہین ہے یعنی شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک
حرف اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ موت نزل
اور فوت عجل اور قافیہ جذع کا ورع ہوگا نہ اجذع وبا ورع هم و این قسمت مذکور اگر
بطریق منع خلو کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند
صحیح نبود چه اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد و رکن آخر در بیتی مخبول و در یک بیت
مطوی و در سوم سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیده هم متکاوس و هم متراکب و هم
متدارک باشد و اگر بر بحر کامل باشد و رکن اخر در بیتی معزول و در بیتی سالم یا مضمر یا
موقوص قافیہ هم متراکب و هم متدارک باشد پس این قسمت مذکوره اگر بطریق منع
خلو کرین یعنی کوئی قافیہ ان پانچ قسمون سے خالی نہوگا یہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر
قسمت بطریق منع جمع کرین یعنی پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہونگی تو یہ تقسیم
صحیح نہوگی اسواسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہو اور وزن بسیط
مجزو یہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہ ہے مستفعلن مستفعلن
مستفعلن اور رکن آخر یعنی رکن عروض وضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع خبن وطی یعنی
فعلتن اور دوسری بیت مین مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنی مستفعلن
یا مخبون یعنی مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین هم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن اسی
قبیل ساکن و هم متراکب بروزن مفتعلن و هم متدارک بروزن مستفعلن خواه مفاعلن اور اگر
شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہ ہے متفاعلن
متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفاعلن یا مضمر
یعنی مستفعلن یا موقوص یعنی مفاعلن قافیہ هم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن و هم متدارک
ہوگا بروزن متفاعلن خواه مستفعلن خواه مفاعلن هم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر کسے
خواهد که تعریف قافیہ کند بوجهی که بتحقیق نزدیک تر بود بر منهج باید گفت که قافیہ عبارت است
از مجموعی که مؤلف باشد از حرف یا حروفی که واجب باشد که در کلمات متشابه که در اواخر

ابیات یا مصراعہا بوہ مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح واز حرفی کہ بشابت حشو افتد میان آن حروف واز حرکاتی کہ تعلق بآن حروف یا بان حروف داشتہ باشد بعد اسکے تقریر کرتے ہین ہم اور کہتے ہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اسطرح کہ تحقیق سے نزدیکتر ہو یون لکھنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مؤلف ہو ایک حرف سے مثل روی سکے جیسے لفظ قمر مین حرف رے ہے کہ اس مین حرف را مع حرکت ما قبل قافیہ ہے یا مولف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور ردف اور روی اور اور وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہہ بات کہ کلمات متشابہ مین جو اواخر ابیات واقع ہون یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکما مکرر آئین بحسب اصطلاح قید اواخر ابیات کی اسلیے ہے تا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعونکے شامل ہو جائین اور قید اواخر مصاریع کی اسلیے ہے تا مطلع اور مثنویان اور رباعیان شامل ہو جائین اور قید حکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہو جائین کہ مستزاد حکم مصرع مین ہے اور فرد جب اوس سے دوسری بیت ملجائے گی تکرار قافیہ ہو جائے گی اور مؤلف ہو اوس حرف سے جو بمنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل دخیل کے جیسے سیم اور تاف سے ہے کامل اور داخل مین اور مؤلف ہو حرکات سے جو تعلق اوس حرف روی سے یا اون حرفون سے یعنی تاسیس اور ردف اور دخیل اور روی اور وصل او خروج سے رکھتے ہون هم وفہم معنی این تعریف بعد از معرفت حروف وحرکات قافیہ صورت می بندد چہ معرفت مرکب کلی بی معرفت اجزای او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان مذہب عرب و مذہب عجم در قافیہ ہم بعد ازان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست ابتدا بہ بیان مذہب عرب کنیم درین فن واللہ اعلم اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے حروف اور حرکات قافیہ کی ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا اسکے میسر نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب و عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہے اور جو سبقت شعر مین عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہین ہم واللہ اعلم

فصل دوم دربیان حروف وحرکاتی کہ اجزای قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور شش است

روی و سه حرف که بروی مقدم باشد وآن تاسیس و دخیل و ردف است و دو حرف که
از روی متاخر باشد وآن وصل وخروج باشد ت فصل دوسری بیان حروف وحرکات مین
که اجزای قافیه ہین نزدیک عرب کے حروف قافیه سکے نزدیک جمہور کے چھه ہین اول روی
اور تین حرف که روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف اور دو حرف که
روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے ھ اما حرف روی حرفی است مکرر که
بنای قافیه بروی است و ہر قصیده که بقافیه منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً
قصیده را که ضرب وسلب قافیه باشد بائی خوانند وقصیده را که حمل ورحل قافیه باشد
لامی خوانند پس با ولام درین دو قافیه روی باشد ت اما روی ایک حرف ہے که
مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیده که منسوب ہوتا ہے ساتھه
ایک قافیے کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھه حرف روی کی کرتے ہین مثلاً قصیده
جسمین ضرب اور سلب قافیه ہو اوسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حمل اور رحل قافیه ہو اوسکو
لامی کہتے ہین پس ضرب وسلب مین بی روی ہے اور حمل اور رحل مین لام روی ہے
اور ضرب بمعنی زدن اور سلب بمعنی ربودن اور نیست کردن اور حمل بفتح اول وسکون ثانی
بمعنی برداشتن اور رحل بالفتح بمعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور روی
بفتح اول اور کسر واو اور تشدید یا ہے اور فارسیون نے بتخفیف استعمال کیا ہے
بمعنی سیراب اور تازه اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے که مدار قافیے کا اوسپر ہے
لطائف اور منتخب سے اور رساله عطائی مین لکھا ہے که روی کو روا سے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندھتے ہین پس گویا اس حرف سے
ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین که روی لغت مین برہم تابنده ہے پس جیسا که
بٹنے والا رسی کا رسی کو بٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہه حرف بھی اجزاے
ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا
اسواسطے که یہه حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیه محض روی سے بدون اور حرفونکے
ہوسکتا ہے اور اور حرفون سے قافیه بدون روی کے نہین ہوسکتا ھ وحروف متقدم

بر روی اما تاسیس الفی باشد کہ میان آن و روی حرفی متحرک بود چنانکہ الف در حامل و
جاہل و اما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس و روی باشد مانند میم و ہا در حامل
و جاہل و اما ردف حرفی از حروف مد باشد کہ میان او و روی ہیچ حرف نبود مانند الف
در سارو و نارو و واو در اول در سورو و نورو و یا در سیرو و نیرو و واو و یا چون
ساکن باشند و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومی آنرا ردف شمرند و قومی نشمرند ت
اور حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہین اون مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ
الف ہے کہ درمیان اوسکے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف
حامل اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس
اور روی کے ہوتا ہے جیسے میم اور ہے حامل اور جاہل مین تیسرا ردف اور
ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اوسکے اور روی کے کوئی حرف
نہین ہوتا جیسے الف سارو اور نارو مین اور واو اول سورو اور نورو مین اور
یا سیرو اور نیرو مین اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اونکے متحرک خواہ مخالف
ایک قوم نے اوسکو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اوسکو ردف نہین شمار کیا ہے
جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنی استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب و غیاث سے
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور دخیل جو شخص کہ
کسی کے کاروبار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف
درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنی
سرین اور بمعنی دپلی ہم آمدن اور پس سوار نشیندہ اور حرف علت ساکن ماقبل
اوسکے حرکت موافق کہ بفاصلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے
اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہہ حرف ردیف روی ہے اور سارو یعنی سیر کردند اور
نارو یعنی لغزت کردند اور سورو اور نورو صیغہ ہای مجہول موافق اوس لغت کے
کہ قول اور بوع کو مجہول قال اور باع کا کہتے ہین اور سیرو اور نیرو دونون صیغے
امر کے ہین اور حروف مد یعنی حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم اور الف

ماقبل مفتوح اور یے ماقبل مکسور اور اگر حرکت ماقبل مخالف ہو جیسے قول اور قیل بالفتح
اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح بادشاہ اقیال جمع غیاث سے هم و حروف متاخر
از روی اما وصل یا یکی از حروف مد باشد که بعد از روی متحرک آید چنانکه الف در حَمَّلا و حَلا
و واو در حَمَلُوا و رَحَلُوا و یا در حَمَّلِی و رَحَلِی و یا حرف ها و آن یا ساکن بود چنانکه در حَمَّلَه و حِمله
باشد و یا متحرک چنانکه در حَمَلَهَا و حَمَلَهُوا و حِملِهی و اما خروج یکی از حروف مد بود که بعد
از ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حَمَلَهَا و واو در حَمَلَهُوا و یا در حِملِهی ست اور جو
حروف کہ موخر روی سے ہوتی ہین اون مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک
حرف حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حَمَلا اور رَحَلا
مین اور واو حَمَلُوا اور رَحَلُوا مین اور یا حَمَّلِی اور رَحَلِی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور
وہ حرف ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حَمَلَه اور حِمله مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حَمَلَهَا اور حَمَلَهُوا
اور حِملِهی مین آور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے آور خروج ایک حرف
حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حَمَّلَهَا مین اور
واو حَمَلَهُو مین اور یے حِملِهی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے اور
وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین معنی بیرون
رفتن اور یاغی شدن غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل کے
یہ حرف آتا ہے اور حَمَّلَا اور رَحَلَا دونون صیغہ تثنیہ اور حَمَلُوا اور رَحَلُوا دونون صیغہ جمع اور
حَمَّلِی اور رَحَلِی دونون مصدر مضاف بیای متکلم اور حَمَلَه اور حِمله دونون مصدر مضاف
بہای ضمیر هم و حروف او اخر این شش لقب درین لفظ جمع ست که نَسَلْفُ لَجَّ و وصل را
صلہ نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمرند ت اور حروف آخر ان الفاظ کے
اس لفظ مین جمع ہین نَسَلْفُ لَجَّ یا ردی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا اور
فا روف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنی نَسَلْفُ لَجَّ کے یہ ہین کہ گذرتا ہم
دریا تیمشیر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین
شمار کرتے بسبب اسکے کہ حرف غیر معین ہے هم و بعضی دو حرف دیگر اثبات کنند که

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ شعر

وَقَاتِمِ الْاَعْمَاقِ خَاوِي الْمُخْتَرَقْنْ ٭ مُشْتَبِهِ الْاَعْلَامِ لَمَّاعِ الْخَفَقْنْ ٭ بروایتی کہ نون ساکن در لفظ آورند بعد از قاف کہ روی است و ساکن است و باشد کہ تحریکش کنند اگرچہ وزن بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند ت اور بعضون نے دو حرف قافیے کے اور ثابت کیے ہین کہ قافیے کو باعتبار اون دونون حرفون کے غالی اور متعدی کہتے ہین اور غالی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین شعر جو مرقوم متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ سراب قطع کیے ہین یشنے قاتم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و بضمتین تک چاہ اور کنارۂ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سے پس المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئے ہین اس بیت مین آمین دو روایتین ہین ایک روایت یہہ ہے کہ نون ساکن تلفظ مین لاتے ہین بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے اور دونون کو ساکن پڑہتے ہین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہہ ہے کہ فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑہتے ہین نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہے کیواسطے کہ مصرع اول بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس جب نون کو تلفظ مین نلائے اور قاف کو مکسور پڑہا وزن مختل ہوا اگر یہہ صورت ہتناد سے خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑہا جاتا ہے غرض اوس سے ہے اور اوس نون کو حرف غلو کہتے ہین غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوینی ہے کہ قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اون قافیون سے کہ حرف روی اون مین ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر مین مثل خرم کے ہے اول مین ھم و در مثال متعدی این بیت آورند بیت لَمَّا رَأَيْتُ الدَّهْرَ جَمًّا خَطَلُهُ ٭ حرف صلت و ساکن می باید و چون بر عادت بعضے از عرب متحرک کنند و ادی تولد کند آنرا تعدی خوانند و ہر دو را

ازحساب عیوب شعر شمرند کہ تعلق بقافیہ وارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چہ آن
حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جہت آنکہ وزن مختل میشود **ت** اور
تعدی کی مثال مین یہہ بیت لاتے ہین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ جسوقت
دیکھا سینے کہ زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خلل پھیجتین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گرن
پھیدن منتخب سے پس حرف ہاصلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہہ ہے
کہ اوس ہی کو متحرک کرتے ہین کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہین
اور دونون کو یعنی غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہین اور یہ تعلق قافیے سے
رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کسواسطے کہ ایراد خروج کا واجب
ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ
وزن مختل ہوتا ہے جیسے یہہ شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہوگیا **م حرکات قافیہ** واما حرکات کہ
تعلق بقافیہ دارد ہم شش ست ارس وآن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع
وآن حرکت دخیل بود ج حذو وآن حرکت ماقبل ردف بود د توجیہ وآن حرکت
ماقبل روی بود ہ مجری وآن حرکت روی متحرک بود و نفاذ وآن حرکت ہای وصل متحرک
بود و حرف اوایل این شش لقب درین لفظ جمع است کہ راحت من و قومی رس را
اعتبار نکردہ اند و قومی اشباع را تورا آنکہ فتحت ماقبل واو و یا راکہ نہ از حرف مد باشند
چون بجای ردف افتد حذو خوانند یا نہ خلاف است **ت** حرکتین قافیے کی وا آنا
حرکتین کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہین وہ بھی چھہ ہین اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا و جیم کی حامل اور جاہل مین اور رس بالفتح
والتشدید السین یعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہہ حرکت بھی ابتدای قافیہ مین
آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل اور جاہل
مین اور اشباع بالکسر یعنی پر خواندن و باصطلاح قافیہ حرکت مابعد الف تاسیس
غیاث سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

سار و اور بوزوا مین اور حذو بالفتح برابر کرنا دو چیزون کا آپس مین اور برابر کسی چیز کے
ہونا منتخب سے اور جو یہ حرکت قدم بقدم ردف کی ہے لہذا حذو نام رکھا چہارم توجیہ
اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فق اور شق مین اور
توجیہ رو گردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا
کذا فی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی گلی اور گلہ
مین ح مانند حرکت قاف در مخترقن و خفقن تم کلامہ قائل اور مجریٰ جای روان شدن
اور راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جریان تم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہے
وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی صلہا اور صاہی مین اور نفاذ بالفتح جاری شدن
فرمان منتخب سے اور بعضون نے اسکو بدال مہملہ پڑہا ہے یعنی تمام شدن اور حروف
اوایل ان چہ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من پس را اشارہ رس کا
اور الف اشارہ اشباع کا اور حا اشارہ حذو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا
اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ
فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ اونکے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے
ویسی اوسکی حرکت بھی غیر معین ہے اور اس بات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو
اور یا کا کہ حروف مد سے نہون جب بمقام ردف کے واقع ہوا وسکو حذو کہین یا نہ کہین
پس جو لوگ اوس حرف کو حرف مد جانتے ہین اوس حرکت کو حذو کہتے ہین اور جو لوگ
حرف مد نہین جانتے اوس حرکت کو بھی حذو نہین کہتے م **فصل سوم** در احکام
این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفیٰ از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی
خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع این
حروف بہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد
خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا مؤسس یا مجرد ت **فصل** تیسری احکام مین ان حروف
اور حرکتون کی کوئی شعر مقفیٰ روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی
یعنی تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

یعنی

یعنی موصولہ ہو تا قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنے
موصولہ نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا باہم ممکن
نہین ہے کسواسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف اور
روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن
نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنی تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اوس قافیہ کو
جو تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنی تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھ
نہین مثل قمر کے کہ را مع حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ یا مردف ہوتا ہے یا موسس یا مجرد
ہم و بیشتر حروف کہ در یک قافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکہ
در حائلہا و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ در یک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع
و مجری و نفاذ کہ درہمین مثال جمع اندست اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین
پانچ ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حائلہا مین اور اوسکی
امثال مین یعنی حاملوا و حاملی مین فراہم ہین پس حائلہا مین الف تاسیس کا اور
میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک
قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی مثال مین
یعنی حائلہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم
دخیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہای وصل متحرک ہے
ہم و کمتر حروف کہ در یک قافیہ افتد یک حرف بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یک حرکت بود
و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمرُ و افتد
ست اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روی
تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے
جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن ہو یا مجری جیسا کہ لفظ قمرُ مین پس
توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجری حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین نیچے
لفظ مجری کے یہ لکھا ہے ح حرکت ماقبل روی متحرک ہم و اعتبار برینکہ از تاسیس

وارداف وتجرید واطلاق وتقیید در ہر قصیدہ و در ہر شعر کہ ہر یک قافیہ بود واجب باشد
وتاسیس چنانکہ گفتیم جز الف نباشد ورس جز فتحت نتواند بود ودخیل ہر حرفی کہ
بود غیر حروف مد شاید واشباع نیز اصناف حرکات تواند بود واختلاف دخیل پسندیدہ
نبود واختلاف اشباع ناپسندیدہ بود وردف جز علت نبود و بنزدیک بیشتر اہل صنائع
جز حروف مد نشاید واختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف وآن اختلاف
بواو ویا باشد بشرط آنکہ از حروف مد باشند ودرآن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد
بضمت وکسرت ودر غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بودت اور اعتبار کرنا
تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے مین اور ہر شعر مین
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدے مین قافیہ ایک طرح کا چاہیے
اور تاسیس جیسا کہ کہا ہے ہمنے سوا الف کے نہین ہوتا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتحے کے ممکن نہین کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل جو حرف ہو
سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت دخیل سب حرکتین ہوتی ہین اور
اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہین ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہے حامل اور جاہل
اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت ہا کا
تجاہل اور جاہل مین آور ردف سوا حرف علت کے نہین ہوتا یعنی الف اور واو اور یا
اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے نچاہیے یعنی حرف مد مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل بالفتح کو بھی ردف جانتے ہین
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے
بشرطیکہ حروف مد سے ہون جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ انکا عربی مین درست ہے
اور اس صورت مین لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہہ ضمہ اور
ایک جگہہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے علم دروی
ہر حرف کہ باشد شاید الا چہار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید وآن چہار حرف مد است
وہاکہ حروف وصل اند وتفصیل حالتہا این ست اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

مگر چار حرف گیارہ حالتون مین روی نہین ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہین اور ایک ہا
کہ چارون حرف وصل ہین اور تفصیل گیارہ حالتون کی یہہ ہے ھم اما الف در پنج حالت
نشاید کہ روی بود الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا و آنرا الف
اطلاق خوانند ب الفی کہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و حیہلا ج الفی کہ
بدل تنوین بود در حال وقف چنانکہ رایت زیدا را الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد
چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا با شدت اما الف پانچ
حالتون مین سچا ہے کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہے جیسا کہ
لفظ الضربا مین ہے اور اوسکو الف اطلاق کہتے ہین دوم وہ الف کہ واسطے بیان
حرکت کے آخر کلمہ مین آئے جیسا کہ لفظ انا و حیہلا مین ہے انا ضمیر متکلم ہے و حیہلا اسم
فعل بمعنی بیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف مین جیسا کہ رایت زیدا
یعنی دیکھا مینے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہے جیسا کہ اضربا بدل اضربن
کے آتا ہے بمعنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیسا کہ ضربا مین ہے ھم اما یا در دو حالت
نشاید کہ روی بود ا یائیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در ین لفظ تحوبلی و آن را
یای اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در تقوفی با شدت لیکن یا دو حالتون مین سچا ہے
کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین تحوبلی اور اوسکو
یای اطلاق کہتے ہین تحوبل بالفتح اول ہر چیز اور اب سیاہ جو بہت برسے نیز سیل کہ
پانی اوسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے کہ ایک سگ مادہ کو
دن بہر گرسنہ رکہتی تہی اور وہ سگ وہ رات بہر اوسکی پاسبانی کرتی تہی یہان تک کہ
اوس سگ مادہ نے مارے بہوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کہا لیا اور یہہ بات مثل
ہوئی عرب کہتے ہین فلان اجوع من کلبۃ حومل تعجب سے دوم یای تانیث جیسا کہ تقوی
مین ہے اور تقومی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی برخیز ھم واما واو در دو حالت نشاید کہ روی
بود ا واویکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ تحوملو و آن را واو اطلاق خوانند
ب واو جمع چنانکہ در ضربوا با شدت واما واو دو حالتون مین سچا ہے کہ روی ہو اول وہ

واو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین کہ تحو ملوا ور او سکو واو اطلاق کہتے مین
جو ملو حالت رفع مین ہے اور فا کلمہ علاحدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا مین ہے اور ضربو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے هم و آما ہا در دو حالت نشاید اما ہای ساکنہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ
باشد ب ہاے تانیث خاصہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضاربہ باشد و اگر متحرک بود
بعضے بکار رو داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربت و خرجت
روا داشتہ اند کہ روی کنند اما هم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتہ و خرجتہ
قبحش بیشتر بود ت و اما ہا دو حالتون مین سمجھا چاہیے کہ روی ہو اول ہای ساکنہ اور باقی
وہ ہا ہے کہ آخر کلمہ مین بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے
آتی ہے جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ مین دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جسوقت کہ ساکن ہو
یعنی حالت سکون مین بالاتفاق روی نہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضاربہ مین اور حالت تحریک
مین اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہین کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزتی اور ضاربتی مین بعضون نے
استعمال کیا ہو لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تا تانیث امثال ضربت اور خرجت مین
روا رکھی ہے کہ اوسکو روی کرین لیکن یہہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی
اور خرجتی مین قبح اوسکا کم ہو جاے هم و بدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید کہ روی باشد
و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در مقاطع سخنہا
تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت مین سمجھا ہے
کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہین کیا ہے اس سبب سے
کہ مقاطع سخن مین تنوین مستعمل نہین ہے بلکہ تنوین آخر شعر مین بمقام وقف حرف علت سے
بدل جاتی ہے پس ذکر واو اور الف اور یا کا معنی اوس سے ہے هم و ہر چہ غیر ازین حروف کہ
مذکور باشد روا بود کہ روی باشد اما از الفات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی بود چنانکہ
در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ در حباری
باشد و از یا ہا یای اصلی چنانکہ در یرمی و ندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتی و یای
نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در بلہ